از عدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ: 23 مارچ، 1995

میر فیزلت حسین و دیگراں

بنام

اسپیشل ڈپٹی کلیکٹر، لینڈ ایکویژن، حیدر آباد

[کلدیپ سنگھ، آر ایم سہی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

اراضی کے حصول کا قانون، 1894 – دفعہ 28۔

اراضی حصول (ترمیم) ایکٹ، 1984 – دفعہ 18 اور 30 (2) – کا اطلاق – 30.4.1982 سے پہلے دیا گیا ایوارڈ -- آیا اضافہ شدہ سود دیا جا سکتا ہے۔

اراضی کے حصول کا قانون، 1894 – دفعہ 11، 23 اور 26 – ایوارڈ – کا مواد – سود اور معاوضہ ایوارڈ کا حصہ نہیں بنتے۔ – مساوات کے اصول – کا اطلاق – سود کی شرح کے تعین میں لاگو نہیں ہوتا ہے۔

اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 28 میں اراضی کے حصول (ترمیم) قانون، 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی اور دفعہ 28 کے تحت قابل ادائیگی سود میں اضافہ کیا گیا۔ اسی ترمیم ایکٹ کے ذریعے مرکزی ایکٹ کی دفعہ 23(2) کے تحت قابل ادائیگی معاوضہ کی شرح میں بھی اضافہ کیا گیا۔ ترمیم ایکٹ، سال 1984 کے دفعہ 30(2) نے کلکٹر یا عدالت کے ایوارڈز کے سلسلے میں بھی قابل ادائیگی اضافہ شدہ سود اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاوضہ بنایا جو 30.4.1982 (جس دن ترمیم بل کو ایوان میں پیش کیا گیا تھا) اور 24.9.1984 (ترمیم ایکٹ کے آغاز کی تاریخ) کے درمیان کیا گیا تھا۔

ترمیم ایکٹ، سال 1984 کے دفعہ 30 (2) کی تشریح کرتے ہوئے جہاں تک اس کا تعلق معاوضہ سے ہے، یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ، [1989] 2 ایس سی سی 754 کے معاملے میں اس عدالت کے ایک آئینی بنچ نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ دفعہ کے تحت بہتر معاوضہ کا فائدہ اس معاملے تک پھیلا ہوا ہے جہاں ریفرنس کورٹ کے کلکٹر کی طرف سے 30.4.1982 اور 24.9.1984 کے درمیان ایوارڈ دیا گیا تھا یا ایسے ایوارڈز کے خلاف اپیل کی گئی تھی جو 30.4.1982 اور 24.9.1984 کے درمیان کیے گئے تھے، جس کا فیصلہ عدالت عالیہ یا اس عدالت نے 24.9.1984 سے پہلے یا بعد میں کیا تھا۔

موجودہ معاملے میں کلکٹر کے ساتھ ساتھ ریفرنس کورٹ کا فیصلہ 30.4.1982 سے پہلے کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ عدالت عالیہ کا حکم، جس کے ذریعے عدالت عالیہ نے بیلٹ کے لحاظ سے معاوضہ طے کیا تھا، 24.5.1974 پر سنایا گیا۔ اپیل پر، اس عدالت نے جزوی طور پر اپیل کی اجازت دی لیکن دونوں معزز ججوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف تھا کہ کیا اپیل کنندگان رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر ترمیم ایکٹ، سال 1984 کی دفعہ 18 کے تحت سود میں اضافے کے حقدار تھے۔ اس لیے معاملہ ایک بڑی بنچ کو بھیج دیا گیا۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (1) ترمیم ایکٹ کی دفعہ 30 (2) ایوارڈز سے متعلق ہے، اور سود ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے؛ (2) رگھوبیر سنگھ کا معاملہ معاوضہ کی ادائیگی سے متعلق ہے اور اس لیے سود کی ادائیگی کے معاملات میں لاگو نہیں ہوگا؛ اور (3) اپیل گزار ماضی سے بڑھے ہوئے سود کا دعوی نہیں کر رہے تھے بلکہ ترمیم ایکٹ (24.9.1984) کے نافذ ہونے کی تاریخ سے کر رہے تھے اور اس لیے رگھوبیر سنگھ کا مقدمہ لاگو نہیں ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حوالہ کا جواب دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. یہ سود ایوارڈ کا حصہ نہیں بنتا ہے جو کہ اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعات 11، 23 اور 26 کے مشترکہ مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اراضی کے حصول کے قانون کی دفعہ 28 کے ذریعے تصور کیا گیا سود معاوضے کا حصہ نہیں ہے، اور اس لیے ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے۔ مذکورہ بالا دفعات کا مشترکہ مطالعہ یہ ظاہر کرے گا کہ معاوضہ بھی ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے کیونکہ اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (1) میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ ایوارڈ میں دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی ہر شق کے تحت دی گئی رقم کی وضاحت کی جائے گی، جبکہ معاوضہ کو دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے نمٹا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حیثیت ہونے کی وجہ سے، رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں جو کہا گیا تھا وہ سود پر بھی لاگو ہوگا۔

شری وجے کاٹن اینڈ آئل ملز لمیٹڈ بنام ریاست گجرات، [1991] 1 ایس سی سی 262؛ یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ، [1989] 2 ایس سی سی 754 اور کے ایس پری پوران بنام ریاست کیرلہ، جے ٹی [1994] 6 ایس سی 182، کا حوالہ دیا گیا۔

2. اپیل کنندگان سود کی شرح میں اضافے کے حقدار نہیں ہیں جیسا کہ ترمیم ایکٹ کی دفعہ 18 میں تصور کیا گیا ہے کیونکہ اضافے کو 30.4.1982 اور 24.9.1984 کے درمیان دیے گئے ایوارڈز تک محدود رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، جبکہ موجودہ ایوارڈ ابتدائی نقطہ تک بھی پیشگی ہے۔

3. جب سوال سود کی شرح سے متعلق ہو تو مساوات کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ سود کی شرح 6 فیصد یا 9 فیصد ہونی چاہیے یا نہیں، یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس کے لیے عدالت کے منصفانہ دائرہ اختیار کی ضرورت ہو۔ اسی کو قانونی دفعات کے تحت چلانا پڑتا ہے۔ اگر کسی سود کی عدم ادائیگی کا معاملہ موجود ہوتا، تو سود ایکویٹی پر قابل ادائیگی ہو سکتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا، کیونکہ اس کا مقصد ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے کسی شخص کو ہونے والے نقصان کو پورا کرنا ہے۔

کالپونگ لینڈ اینڈ بلڈنگ لمیٹڈ بنام ریاست مغربی بنگال، جے ٹی[1994]6 ایس سی 102، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 706، سال 1975۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 24.6.74 کے فیصلے اور حکم سے C.C.C.A نمبر 220، سال 1972۔

اپیل گزاروں کے لیے ان کے ساتھ کے مادھو ریڈی، ڈی پرکاش اور ایس مارکنڈیا۔

T.V.S.N جواب دہندہ کے لیے چڑی اور نکھل نیئر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ ہنسریا جسٹس نے سنایا۔

ہنسریا، جسٹس-اراضی کے حصول کی کارروائی جو اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن جاری کر کے شروع کی گئی تھی (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) 25.4.1963 پر اپیل گزاروں کو اس عدالت میں لایا گیا ہے کیونکہ انہوں نے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے بازاری بھاو کے تعین سے عدم اطمینان محسوس کیا ہے، جس نے بیلٹ کے لحاظ سے معاوضہ دیا تھا۔ اپیل دو ججوں کی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے آئی اور 15 مئی 1992 کے فیصلوں کے ذریعے اپیل کو جزوی طور پر اجازت دی گئی جیسا کہ فیصلوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ تاہم، دونوں ججوں نے اس سوال پر اختلاف کیا کہ آیا اپیل کنندگان سود کے حقدار ہیں جیسا کہ اراضی کے حصول (ترمیم) ایکٹ، 1984 (مختصر طور پر، 'ترمیم ایکٹ') کی دفعہ 18 کے ذریعے بڑھایا گیا ہے۔ کسلیوال، جسٹس نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ یونین آف انڈیا بنام رگھوبیر سنگھ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

معاملے میں آئینی بنچ کے ذریعے جو فیصلہ دیا گیا ہے اس کے باوجود، [1989] 2. اگر سود کی شرح بڑھانے میں قانون سازیہ کے ارادے کو مد نظر رکھا جائے تو ایس سی سی 754 سود کی بڑھتی ہوئی شرح جیسا کہ ترمیم ایکٹ میں تصور کیا گیا ہے، توضیعات کے ہم آہنگ مطالعہ پر اپیل کنندگان کے لئے دستیاب ہو گا۔ تاہم، جج پنچھی کی رائے تھی کہ رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں جو کچھ ہوا اس کے باوجود شرح میں اضافہ اس معاملے کے تناسب کے خلاف ہو گا اور قانون پر تشدد کرے گا۔ لہذا فاضل ججوں نے جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو فیصلوں میں اشارہ کردہ حد تک کالعدم قرار دیتے ہوئے، معزز چیف جسٹس سے درخواست کی کہ وہ شرح سود کے حوالے سے اختلاف رائے کو حل کرنے کے لیے ایک بڑا بنچ تشکیل دیں کیونکہ اگرچہ تنازعہ مختصر ہے، لیکن اس سے بڑی تعداد میں مقدمات متاثر ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے یہ اپیل اس بنچ کے ذریعے سماعت کے لیے آئی ہے۔

2. ایکٹ کی توضیعات جو ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہیں وہ دفعات 11، 23، 25، 26 اور 28 ہیں، جو ابتدا میں نوٹ کیا جا سکتا ہے:

"11. کلکٹر کی طرف سے پوچھ گچھ اور ایوارڈ۔-

(1) اس طرح مقرر کردہ دن، یا کسی دوسرے دن جس پر جانچ ملتوی کر دی گئی ہے، کلکٹر ان اعتراضات (اگر کوئی ہوں) کی تحقیقات کرنے کے لیے آگے بڑھے گا جو دلچسپی رکھنے والے کسی شخص نے دفعہ 8 کے تحت کی گئی پیمائش کے لیے دفعہ 9 کے تحت دیئے گئے نوٹس کے مطابق بیان کیے ہیں، اور دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر زمین کی قیمت میں، اور معاوضے کا دعوی کرنے والے افراد کے متعلقہ مفادات میں، اور اپنے طرف سے ایک ایوارڈ دے گا۔

(i) زمین کا اصل رقبہ؛

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

(ii) وہ معاوضہ جس کی اس کی رائے میں زمین کے لیے اجازت دی جانی چاہیے؛

اور

(iii) مذکورہ معاوضے کی تقرری ان تمام افراد کے درمیان کی جائے جن کے بارے میں معلوم ہے یا جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ زمین میں دلچسپی رکھتے ہیں، جن کے بارے میں، یا جن کے دعووں کے بارے میں، اس کے پاس معلومات ہیں، چاہے وہ بالترتیب اس کے سامنے پیش ہوئے ہوں یا نہیں:

XXXXXXXXXXXX

XXXXXXXXXXXX

23. معاوضے کے تعین میں زیر غور آنے والے معاملات۔-(1) اس ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین کے لیے دیے جانے والے معاوضے کی رقم کا تعین کرتے ہوئے عدالت غور کرے گی۔

پہلا ، دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ پر زمین کی بازاری بھاو؛

دوسرا، کلکٹر کے قبضے کے وقت زمین پر موجود درختوں کی کسی بھی کھڑی فصل کو لینے کی وجہ سے دلچسپی رکھنے والے شخص کو ہونے والا نقصان؛

تیسرا، دلچسپی رکھنے والے شخص کو، کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت، اس شخص کے ذریعہ اس طرح کی زمین کو اپنی دوسری زمین سے الگ کرنے سے ہونے والا نقصان (اگر کوئی ہو)؛

چوتھا، کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت دلچسپی رکھنے والے شخص کو پہنچنے والا نقصان (اگر کوئی ہو)، حصول کی وجہ سے اس کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسری جائیداد، متحرک یا غیر منقولہ، کسی اور طریقے سے، یا اس کی کمائی کو نقصان پہنچانا۔

پانچواں، اگر کلکٹر کے ذریعہ زمین کے حصول کے نتیجے میں، دلچسپی رکھنے والا شخص اپنی رہائش گاہ یا کاروبار کی جگہ تبدیل کرنے پر مجبور ہے، تو اس طرح کی تبدیلی سے متعلق معقول اخراجات (اگر کوئی ہوں)؛ اور

چھٹا، دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت کے وقت اور کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت کے درمیان زمین کے منافع میں کمی کے نتیجے میں ہونے والا حقیقی نقصان (اگر کوئی ہو)۔

(A-1) زمین کی بازار قیمت کے علاوہ، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، عدالت ہر معاملے میں ایسی زمین کے سلسلے میں دفعہ 4، ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے شروع ہونے والی مدت کے لیے ایسی بازار بھاؤ پر بارہ فیصد سالانہ کی شرح سے شمار کی گئی رقم کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ یا زمین پر قبضہ کرنے کی تاریخ، جو بھی پہلے ہو، دے گی۔

وضاحت۔ اس ذیلی دفعہ میں مذکور مدت کا حساب لگانے میں، کسی بھی مدت یا مدت کو خارج کر دیا جائے گا جس کے دوران کسی عدالت کے حکم امتناعی سے کسی بھی روک یا حکم امتناعی کی وجہ سے زمین کے حصول کی کارروائی روک دی گئی تھی۔

(2) زمین کی بازار قیمت کے علاوہ، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، عدالت ہر معاملے میں حصول کی لازمی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح کی بازار قیمت پر تیس فیصد کی رقم دے گی۔

25. عدالت کی طرف سے معاوضے کی رقم کلکٹر کی طرف سے دی گئی رقم سے کم نہیں ہونی چاہیے۔- عدالت کی طرف سے دی گئی معاوضے کی رقم دفعہ 11 کے تحت کلکٹر کی طرف سے دی گئی رقم سے کم نہیں ہو گی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

26. ایوارڈ کی توثیت۔- (1) اس حصے کے تحت ہر ایوارڈ جج کے دستخط شدہ تحریری طور پر ہو گا، اور دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق اول کے تحت دی گئی رقم اور اسی ذیلی دفعہ کی دیگر شقوں میں سے ہر ایک کے تحت بالترتیب دی گئی رقم (اگر کوئی ہو) کی وضاحت کرے گا، ساتھ ہی مذکورہ رقم میں سے ہر ایک کو دینے کی بنیاد کے ساتھ۔

(2) اس طرح کے ہر ایوارڈ کو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 (5، سال 1908) کے بالترتیب دفعہ 2، شق (2)، اور دفعہ 2، شق (9) کے معنی کے اندر ایک ڈگری اور اس طرح کے ہر ایوارڈ کی بنیاد کا بیان سمجھا جائے گا۔

28. کلکٹر کو اضافی معاوضے پر سود ادا کرنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔- اگر وہ رقم جو عدالت کی رائے میں کلکٹر کو معاوضے کے طور پر دی جانی چاہیے تھی اس رقم سے زیادہ ہے جو کلکٹر نے معاوضے کے طور پر دی تھی، تو عدالت کا فیصلہ یہ ہدایت دے سکتا ہے کہ کلکٹر اس طرح کی اضافی رقم پر نو فیصد کی شرح سے سود ادا کرے گا جس تاریخ کو اس نے زمین پر قبضہ کیا تھا اور عدالت میں اس طرح کی اضافی رقم کی ادائیگی کی تاریخ تک:

بشرطیکہ عدالت کا فیصلہ یہ بھی ہدایت دے سکتا ہے کہ جہاں اس طرح کی اضافی رقم یا اس کا کوئی حصہ قبضہ لینے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت ختم ہونے کی تاریخ کے بعد عدالت میں ادا کیا جاتا ہے، وہاں پندرہ فیصد سالانہ کی شرح سے سود ایک سال کی مذکورہ مدت ختم ہونے کی تاریخ سے اس طرح کی اضافی رقم یا اس کے حصے پر قابل ادائیگی ہو گا جو اس طرح کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے پہلے عدالت میں ادا نہیں کی گئی ہے۔

ہم ترمیم ایکٹ کے دفعہ 18 کو بھی نوٹ کر سکتے ہیں جس میں اصل ایکٹ کے دفعہ 28 میں ترمیم کی گئی ہے، جو ذیل میں پڑھتی ہے:

"18. دفعہ 28 میں ترمیم۔- پرنسپل ایکٹ کے دفعہ 28 میں،-

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

(a) "چھ فیصد" الفاظ کی جگہ "نو فیصد" الفاظ رکھے جائیں گے۔

(b) آخر میں درج ذیل فقرہ داخل کی جائے گی، یعنی:-

"بشر طیکہ عدالت کا فیصلہ یہ بھی ہدایت دے سکتا ہے کہ جہاں اس طرح کی اضافی رقم یا اس کا کوئی حصہ قبضہ لینے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت ختم ہونے کی تاریخ کے بعد عدالت میں ادا کیا جاتا ہے، وہاں پندرہ فیصد سالانہ کی شرح سے سود ایک سال کی مذکورہ مدت ختم ہونے کی تاریخ سے اس طرح کی اضافی رقم یا اس کے حصے پر قابل ادائیگی ہو گا جو اس طرح کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے پہلے عدالت میں ادا نہیں کی گئی ہے۔

3. مذکورہ بالا سے پتہ چلتا ہے کہ سود کی شرح کو 6 فیصد سے بڑھا کر 9 کر دیا گیا تھا جو کہ ترمیم قانون کی شق میں مذکور مدت ختم ہونے کے بعد 15 ہو جائے گا۔ فقرہ کا سوال یہ ہے کہ آیا شرح سود میں اضافے کا فائدہ اپیل گزاروں کو دستیاب ہو گا یا نہیں۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لیے ہمیں درج ذیل تاریخوں کو ذہن میں رکھنا ہو گا:

(i) کلکٹر کے ایوارڈ کی تاریخ :10.6.1968;

(ii) قبضہ میں لینے کی تاریخ :24.6.1968

(iii) ریفرنس کورٹ کے فیصلے کی تاریخ :30.8.1972;

(iv) ہائی کورٹ کے فیصلے کی تاریخ :24.6.1974; اور

(v) اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلوں کی تاریخ :15.5.1992

4. تنازعہ کا جواب بنیادی طور پر یہ معلوم کرنے میں مضمر ہے کہ آیا اپیل کنندگان کا معاملہ ترمیم ایکٹ کی دفعہ 30(2) کے تحت آتا ہے جو ذیل میں لکھا گیا ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

"30(2) دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) اور اصل ایکٹ کی دفعہ 28 کی توضیعات، جیسا کہ بالترتیب اس ایکٹ کی دفعہ 15 کی شق (b) اور دفعہ 18 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، لاگو ہوں گی، اور یہ سمجھا جائے گا کہ کلکٹر یا عدالت کی طرف سے دیے گئے کسی ایوارڈ یا عدالت عالیہ یا عدالت عظمیٰ کی طرف سے 30 اپریل 1982 کے بعد اصل ایکٹ کی توضیعات کے تحت اس طرح کے کسی ایوارڈ کے خلاف اپیل میں منظور کیے گئے کسی حکم پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ ایکٹ"۔ (زور دیا گیا)۔

5. رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں آئینی بنچ کے ذریعے مذکورہ دفعہ کی رسائی اور وسعت کا جائزہ لیا گیا۔ اس فیصلے کا پیرا 32 ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہے، جس کے مطابق دفعہ میں "کوئی بھی ایسا ایوارڈ" کا بیان محاورہ کلکٹر یا عدالت کی طرف سے 30 اپریل 1982 اور 24 ستمبر 1984 (جو کہ ترمیم ایکٹ کے آغاز کی تاریخ ہے) کے درمیان دیے گئے ایوارڈز کا حوالہ دیتا ہے؛ یا عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے ذریعے طے کیے گئے ایسے ایوارڈز کے خلاف اپیل، چاہے فیصلے 24 ستمبر 1984 سے پہلے دیے گئے ہوں یا اس تاریخ کے بعد دیے گئے ہوں۔ موجودہ معاملے میں کلکٹر کے ساتھ ساتھ عدالت کا فیصلہ 30 اپریل 1982 سے پہلے ہونے کی وجہ سے، رگھوبیر سنگھ کے مقدمے کے فوائد کے تناسب پر ترمیم شدہ دفعہ 28 اپیل گزاروں کے لیے دستیاب نہیں ہے۔ تاہم، یہ بات قابل ذکر ہے کہ رگھوبیر سنگھ کا معاملہ معاوضہ کی ادائیگی کے سوال سے نمٹتا ہے جیسا کہ ترمیم ایکٹ کے ذریعے بڑھایا گیا ہے۔ لہذا، غور کرنے کا اصل نقطہ یہ ہے کہ کیا رگھوبیر سنگھ کی بنچ کی طرف سے معاوضہ کے حوالے سے جو کہا گیا تھا وہ سود پر بھی لاگو ہوگا؛ اور یہ ان دو فاضل ججوں کے درمیان فرق کا نقطہ ہے جنہوں نے پہلے اپیل سنی تھی۔ کیا ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ رگھوبیر سنگھ کی بنچ کے نقطہ نظر کی توثیق آئینی بنچ نے کے ایس پریپورنن بنام ریاست کیرلہ، جے ٹی [1994] 6 ایس سی 182 میں کی ہے (پیراگراف 58، 59، 102، 106 اور 107 دیکھیں)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

6. اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے سینئر وکیل شری مادھو ریڈی نے پیش کیا ہے کہ چونکہ اپیل گزار پچھلی تاریخ سے بڑھے ہوئے سود کا دعوی نہیں کر رہے ہیں بلکہ ترمیم شدہ ایکٹ (24 ستمبر 1984) کے نافذ ہونے کی تاریخ سے جو رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں کہا گیا تھا اس کا کوئی اطلاق نہیں ہے، ہمیں اس جمع کرانے میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کیونکہ ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 18 کے مطابق بڑھے ہوئے سود کا دعوی ترمیم شدہ ایکٹ کے دعویٰ کے نافذ ہونے کی تاریخ سے بھی نہیں کیا جا سکتا جو دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترمیم شدہ قانون نے بڑھی ہوی شرح صرف ان معاملات کے لیے دستیاب کرایا ہے جن کا ذکر دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (2) میں کیا گیا ہے۔ عدالت کے پاس اس ذیلی دفعہ کے دائرہ کار کو بڑھانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ یا تو "قانون کے خلاف تشدد" ہو گا جیسا کہ پنچھی، جے نے کہا ہے، یا ہماری طرف سے قانون سازی کا عمل، جو ایک عدالت کے طور پر ہم نہیں کر سکتے۔

7. لہذا، یہ دیکھا جائے کہ کیا، رگھوبیر سنگھ کے مقدمے میں جو کہا گیا تھا اس کے باوجود، اپیل کنندگان کی طرف سے اضافہ شدہ سود کا دعوی کیا جا سکتا ہے۔ اس پہلو کی ہم جانچ کر رہے ہیں کیونکہ سود ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے اور ترمیم ایکٹ کی دفعہ 30 (2) ایوارڈز سے متعلق ہے۔ یہ سود ایوارڈ کی شکل میں نہیں ہے جو ایکٹ دفعات 11 کے دفعات 11، 23 اور 26 کے مشترکہ پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے، جو کلکٹر کو ایوارڈ دینے کا حکم دیتا ہے، اس سے وضاحت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے: (i) زمین کا اصل رقبہ؛ (ii) معاوضہ جس کی اس کی رائے میں زمین کے لیے اجازت دی جانی چاہیے؛ اور (iii) مذکورہ معاوضے کی تقسیم۔ دفعہ 23 معاوضے کے تعین میں زیر غور آنے والے معاملات سے متعلق ہے۔ ذیلی دفعہ (1) میں چھ پہلوؤں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں سے اس ذیلی دفعہ کی چھ شقوں کے موضوع ہیں۔ دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) نے ادائیگی کے لیے فراہمی کی ہے جسے مجموعی طور پر معاوضہ کہا جاتا ہے۔ دفعہ 26، جو ایوارڈز کی شکل کے موضوع پر ہے، کہتا ہے کہ ہر ایوارڈ دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق اول کے تحت دی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رقم کی وضاحت کرے گا، اور اسی ذیلی دفعہ کی دیگر شقوں میں سے ہر ایک کے تحت دی گئی رقم، اگر کوئی ہو، کی بھی وضاحت کرے گا۔ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے ہر ایوارڈ کو ڈگری سمجھا جائے گا۔

8. مذکورہ بالا واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 28 کے ذریعے تصور کیا گیا سود معاوضے کا حصہ نہیں ہے، اور اس لیے ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے۔ اس عدالت کی دو ججوں کی بنچ نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے، جس میں ہم میں سے ایک (کلدیپ سنگھ، جے) شری وجے کاٹن اینڈ آئل ملز لمیٹڈ بمقابلہ ریاست گجرات میں فریق تھے، [1991] 1 ایس سی سی 262 (دیکھیں پیرا 15)۔ مذکورہ بالا دفعات کا مشترکہ مطالعہ یہ ظاہر کرے گا کہ معاوضہ بھی ایوارڈ کا حصہ نہیں ہے کیونکہ دفعہ 26 کی ذیلی دفعہ (1) میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ ایوارڈ دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی ہر شق کے تحت دی گئی رقم کی وضاحت کرے گا، جبکہ معاوضہ دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (2) کے ذریعے نمٹا جاتا ہے۔

9. مذکورہ بالا موقف ہونے کے ناطے، ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ رگھوبیر سنگھ کے معاملے میں جو کہا گیا تھا وہ سود پر بھی لاگو ہوگا۔ جے کاسلویال کی رائے کے مطابق متعلقہ توضیعات کو ہم آہنگ طریقے سے پڑھنے سے بہتر سود کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے، کیونکہ ہمارے خیال میں "قانون سازیہ کا ارادہ" جس کے بارے میں فاضل جج نے بات کی تھی، واقعی اس کے برعکس ظاہر کرتا ہے، کیونکہ اس اضافے کو اوپر بیان کردہ تاریخوں کے درمیان دیے گئے ایوارڈز تک محدود (ان وجوہات کی بنا پر جن کی جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں ہے) رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، جبکہ موجودہ ایوارڈ ابتدائی نقطہ سے آگے ہے۔ لہذا ہم پنچھی، جسٹس کے نقطہ نظر سے قرارداد ہیں اور کہتے ہیں کہ اپیل کنندگان سود کی شرح میں اضافے کے حقدار نہیں ہیں جیسا کہ ترمیم ایکٹ کی دفعہ 18 میں تصور کیا گیا ہے۔

10. شری مادھو ریڈی کی طرف سے یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ فریقین کے درمیان مساوات کے لیے زیادہ شرح سود کا حکم دیا جا سکتا ہے۔ ہم اس بات کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں، کیونکہ اگر موجودہ صورت میں کسی سود کی عدم ادائیگی کا معاملہ ہوتا، تو ہم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایسا کرتے، کیونکہ ایسے معاملات میں سود ایکویٹی پر قابل ادائیگی ہو سکتا ہے، کیونکہ اس کا مقصد کسی شخص کو تاخیر سے ادائیگی کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی تلافی کرنا ہے۔ اس نظریے کا اعادہ اس عدالت نے حال ہی میں کالپونگ لینڈ اینڈ بلڈنگ لمیٹڈ بنام ریاست مغربی بنگال، جے ٹی [1994] 6 ایس سی 102 میں کیا ہے، جس میں سود کی ادائیگی کا حکم دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب حصول غیر منقولہ جائیداد کے حصول اور حصول کے قانون 1952 کے تحت تھا، جس نے سود کی ادائیگی کے لیے قانون کے برعکس کوئی مخصوص التزام نہیں کیا ہے۔ لیکن جب سوال شرح سود سے متعلق ہو تو ایکویٹی کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ سود کی شرح 6 فیصد یا 9 فیصد ہونی چاہیے یا نہیں، یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جس کے لیے عدالت کے منصفانہ دائرہ اختیار کی درخواست کی ضرورت ہو۔ اسی کو قانونی دفعات کے تحت چلانا پڑتا ہے۔ اگر سود کی شرح بہت کم ہوتی تو ہم شاید ایکویٹی پر کچھ راحت دے سکتے تھے۔ لیکن جہاں تک ایکٹ کا تعلق ہے، 6 فیصد کی شرح بہت طویل عرصے سے رہی ہے کیونکہ اضافہ صرف 1984 میں ہوا تھا جبکہ ایکٹ کا سال 1894 ہے۔ لہذا، اگر ایکویٹی سوال میں راحت دینے کا مطالبہ کرتی ہے تو ہم مطمئن نہیں ہیں۔

11. یہ اس بینچ کے حوالے کردہ نکتے کا ہمارا جواب ہے۔ اپیل کو اب کسی مناسب بنچ کے سامنے حتمی نمٹارے کے لیے رکھا جا سکتا ہے۔

حوالہ کا جواب دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document